بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۱ ہفتہ ۱۷ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ ۲۷ ظہور ۱۳۶۲ ہش ۲۷ اگست ۱۹۸۳ء نمبر ۱۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

-• ربوہ ۲۵ ظہور اگست حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع ممنظر ہے کہ طبیعت بہت ناساز ہے۔ ٹانگوں میں درد شدت اختیار کر گیا ہے۔

احباب کرام سے خصوصی درخواست ہے کہ وہ حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت شعاؤ اللہ وجود کی صحت یابی اور جلد شفائے کامل عطا ہونے کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ مولیٰ کریم اپنا فضل فرمائے اور جملہ عوارض سے نجات بخشے۔ آمین

-• خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے لڑکے سمیع اللہ زاہد صاحب مربی سلسلہ کے گھر ۲۱-۲۲ اگست کی درمیانی شب لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت لڑکی کا نام راشدہ منصورہ رکھا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند تعالیٰ زچہ اور بچی کو اپنی حفاظت میں رکھے اور نومولودہ کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے آمین

(محمد عبداللہ ریٹائرڈ ٹریفک ٹیچر
تحریک جدید کوارٹرز ربوہ)

جماعت ہائے احمدیہ بیرون پاکستان میں غیر معمولی بیداری

جماعت احمدیہ جرمنی کا لازمی چندہ پونے دو گنا اور چندہ تحریک جدید پونے تین گنا ہو گیا

بجٹ سے ۳۰۰ و ۷۸ و ۱۱۳ روپے زیادہ وصولی

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ بیرون پاکستان کو امسال غیر معمولی بیداری کی توفیق ملی ہے۔ جماعت احمدیہ جرمنی نے از سر نو انفرادی بجٹ کی تشخیص کی ہے، تحصیل چندہ جات کے نظام کو بہت بہتر کیا ہے اور نہ صرف لازمی چندہ جات بلکہ تحریک جدید میں بھی نمایاں وصولی کی ہے۔ چنانچہ ۳۰ جون ۱۹۸۳ء کو ختم ہونے والے مالی سال کی رپورٹ کے مطابق لازمی چندہ جات کے بجٹ تین لاکھ پچاس ہزار مارک کے مقابل پر وصولی پانچ لاکھ اڑسٹھ ہزار دو سو چھیاسٹھ مارک ہوئی ہے جو کہ قریباً پونے دو گنا ہے۔ اسی طرح چندہ تحریک جدید کے بجٹ ستائیس ہزار پانچ سو مارک کے مقابل پر وصولی چھہتر ہزار آٹھ سو تہتر مارک ہوئی ہے۔ جو کہ پونے تین گنا سے بھی زائد ہے الحمد للہ علیٰ ذٰلک!

جماعت احمدیہ جرمنی کے امیر و مبلغ انچارج مکرم منصور احمد خان صاحب، ان کے رفقاء کار، عہدیداران اور سب مخلصین جماعت جرمنی کے لئے احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ ان کی توفیق خدمت و قربانی کو بڑھاتا چلا جائے اور دائمی خوشیاں نصیب کرے آمین!

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

ٹڈل سیکس (انگلستان) میں پہلی ہفت روزہ تربیتی کلاس

مرکزی مبلغ مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ انگلستان سے اطلاع دیتے ہیں کہ:-

امسال موسم گرما کی تعطیلات میں ٹڈل سیکس ریجن کے طلباء کے لئے پہلی مرتبہ اس کلاس کا انعقاد ۲۵ تا ۳۱ جولائی احمدیہ مسلم مشن دارالسلام واقع ساؤتھ ہال میں ہوا۔

-: نصاب :-

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشادات کو مدنظر رکھتے ہوئے نہایت محنت سے کلاس کا نصاب تجویز کیا۔ قرآن کریم، حدیث، فقہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ تاریخ اسلام و احمدیت، موازنہ مذاہب اور اردو کے مضامین پڑھائے گئے۔

-: اساتذہ :-

مکرم عبداللطیف خان صاحب صدر جماعت احمدیہ ہنسلو۔ مکرم مبشر احمد صاحب شکیل۔ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب۔ مکرم بشیر احمد صاحب شید صدر جماعت احمدیہ ہین فورڈ اور مکرم فیاض قریشی۔ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے طلباء کی کلاسز لیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ کلاسز دو بجے سے شام پانچ بجے تک تین گھنٹہ باقاعدگی سے ہوتی رہیں۔

-: قیام و طعام :-

وہ طلباء جو دور کی جماعتوں سے متعلق تھے۔ ان کی رہائش اور طعام کا انتظام مشن کی طرف سے تھا۔ تربیتی کلاس کے جملہ اخراجات مشن نے برداشت کئے۔

-: دیگر مشاغل :-

تدریسی اوقات کے علاوہ طلباء خدمت خلق ورزشی مقابلہ جات، علمی مقابلہ جات، تقسیم لٹریچر تبلیغ اور لٹریچر تقسیم کرنے کی عملی مشق کرتے رہے۔

(باقی صفحہ ۹)

چندہ کی رقم اللہ تعالیٰ نے خود ہی ادا فرما دی:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ میں پانچ نئے مشن ہاؤسز اور مساجد کے قیام کے لئے احباب جماعت امریکہ کو جو تحریک فرمائی تھی اس کے نتیجہ میں بہت سے مخلصین نے حیرت انگیز مثالی قربانیوں کے مظاہرے کئے ہیں اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور ساری جماعت کے دل سے دعائیں نکلی ہیں۔ حضور نے آخر مئی ۸۳ء میں احباب جماعت امریکہ کے نام تازہ پیغام دیا تھا کہ وصولی کی رفتار ابھی سست ہے اس طرف فوری توجہ دی جائے۔ حضور کے اس پیغام کا ایسا غیر معمولی اثر ہوا کہ احباب نے حضور کا پیغام پہنچتے ہی فوری ادائیگیاں شروع کر دیں۔ ایک مخلص ڈاکٹر نے اپنا ایمان افروز واقعہ لکھا ہے کہ انہوں نے پچیس ہزار ڈالرز کا وعدہ کیا تھا۔ حضور کا پیغام موصول ہوتے ہی اسی روز دس ہزار ڈالرز ادا کر دیئے۔ اس سے اگلے روز ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو تقاضا ملوں کی، جس کی فوری وصولی کی انہیں قطعاً امید نہ تھی، اتنی ہی رقم وصول ہو گئی۔ گویا اس چندہ کی رقم اللہ تعالیٰ نے خود ہی ادا فرما دی۔ الحمد للہ!

ڈاکٹر صاحب موصوف نے سرجری بورڈ کا امتحان دیا ہے اس میں ان کی کامیابی کیلئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ نیز احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ ان کو صحت و عافیت والی خوشیوں سے معمور کامیاب لمبی عمر عطا فرمائے اور یہ اپنے مولیٰ سے راضی رہیں اور وہ ان سے راضی ہو۔

(وکیل المال (ثانی)
تحریک جدید ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۷ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

۲۷ ظہور ۱۳۶۲ ہش

ہدایت اور ضلالت میں امتیاز کا عملی ثبوت

اللہ تعالےٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ وہ انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کا ضرور سامان کرتا ہے لیکن وہ لوگوں کو ہدایت کی راہ قبول کرنے پر مجبور نہیں کرتا۔ اُس نے انہیں یہ آزادی دی ہوئی ہے کہ ان میں سے جو چاہے ہدایت کی راہ کو قبول کرے اور جو چاہے اس کا انکار کرکے گمراہی اور ضلالت کی راہوں میں بھٹکتا رہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ اپنی اس سنت قدیمہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ۝

(الدھر آیات ۳، ۴)

ترجمہ:۔ ہم نے انسان کو ایک ایسے نطفہ سے پیدا کیا جس میں مختلف قوتیں ملی ہوئی تھیں تاکہ ہم اس کی آزمائش کریں۔ پھر ہم نے اس کو بہت سننے والا اور دیکھنے والا بنا دیا۔ ہم نے اسے اس کے مناسب حال رستہ بتایا (اور اسے یہ اختیار دیا کہ) وہ اس رستہ کو قبول کرکے شکرگزار بنے یا اُس راستہ کا انکار کرکے نافرمان ہو جائے۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ انسان کو ہدایت کی راہ قبول کرنے یا اسے رد کرنے کا اختیار آزمائش کے لئے دیا گیا ہے اور آزمائش اس امر کو مستلزم ہے کہ ہدایت کی راہ اختیار کرنے کی صورت میں وہ انعام کا مستحق بنے اور ہدایت کی راہ کا انکار کرنے کی صورت میں وہ سزا کا مستوجب ٹھہرے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ اس آزمائش اور اس کے ہر دو متضاد نتائج کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (البقرہ آیات ۲۵۷، ۲۵۸)

ترجمہ:۔ دین (یعنی ہدایت کا راستہ اختیار کرنے یا نہ کرنے) کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں کیونکہ ہدایت اور گمراہی کا فرق خوب ظاہر ہو چکا ہے۔ پس (سمجھ لو کہ) جو شخص (اپنی مرضی سے) نیکی سے روکنے والے (کی بات ماننے) سے انکار کر دے اور اللہ (کے بتلائے ہوئے راستہ) پر ایمان لے آئے تو اس نے ایک نہایت مضبوط اور قابلِ اعتماد چیز کو جو کبھی ٹوٹنے کی نہیں مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لاتے ہیں وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور جو (ہدایت کے راستہ کا) انکار کرنے والے ہیں ان کے دوست نیکی سے روکنے والے لوگ ہیں۔ وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہ لوگ آگ میں پڑنے والے ہیں اور اسی میں رہیں گے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ جو لوگ اس آزمائش میں پورے اترتے ہیں۔ یعنی ہدایت کی راہ کو سوچ سمجھ کر اپنی مرضی سے اختیار کر لیتے ہیں وہ نیکیوں میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو لوگ اس آزمائش میں پورے نہیں اترتے یعنی ہدایت کی راہ کا انکار کرکے گمراہی میں مبتلا رہنے کو ترجیح دیتے ہیں ان کی اخلاقی اور معاشرتی حالت پہلے سے بھی بدتر ہوتی چلی جاتی ہے۔ ان کے درمیان جرائم کی بھرمار نظر آنے لگتی ہے اور ان کے درمیان معاشرتی برائیاں اس حد تک پھیلتی چلی جاتی ہیں کہ ان سے چھٹکارا حاصل کرنا ان کے لئے ممکن نہیں رہتا۔ دونوں گروہوں کے اعمال و کردار میں فرق نمایاں سے نمایاں تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایک طرف نیکی صلاح اور تقویٰ کی فراوانی ہوتی ہے اور دوسری طرف اخلاقی جرائم اور معاشرتی برائیوں کی بھرمار۔ دونوں گروہوں کے اعمال و کردار میں اس بیّن فرق سے ہدایت کی راہ اور ضلالت کی راہ میں پایا جانے والا امتیاز ابھر کر از خود سامنے آجاتا ہے۔

راہِ ہدایت کے انکار کے نتیجہ میں اعمال و کردار میں تیزی سے گراوٹ کی جو کیفیت رونما ہوتی ہے اسے اللہ تعالےٰ نے سورۃ الدھر میں زنجیروں اور طوق کی جکڑ اور دہکتی ہوئی آگ کی تپش اور جلن سے تشبیہ دی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ ہدایت اور ضلالت کے باہم متضادات راستوں اور ان میں سے اپنی پسند کے راستہ پر چلنے کے انسانی اختیار کا ذکر کرنے کے بعد فرماتا ہے:۔

اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ۝

(سورۃ الدھر آیت ۵)

ترجمہ:۔ ہم نے (ہدایت کی راہ کا) انکار کرنے والوں کے لئے زنجیریں اور طوق اور جہنم تیار کر چھوڑے ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

شہید۔ مولانا عبدالمالک

تابِ نظر ہے کس کو الٰہی
خول میں نہا کر آیا سپاہی

ایسے کہ جیسے ایک ہی شے ہو
دن کی سپیدی شب کی سیاہی

اے خاندانِ "احرارِ ملت"
قیدِ صدف کیوں گوہر نے چاہی

وہ خاکسارِ کوئے مسیحا
دل میں فقیری آدابِ شاہی

ورثہ میں پائی مالک نے کس سے
شیریں کلامی عالی نگاہی

سب کچھ لٹا کر اپنے خدا سے
کی دوستی تو خوب نباہی

یہ بھی ہے فانی۔ وہ بھی ہے فانی
کیا فرشِ خاکی کیا تختِ شاہی

تو نے پکارا کس تیز رَو کو
منزلِ جاناں! ہم بھی ہیں راہی

(عبدالمنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ○ اسلام کے ایک فتح نصیب جرنیل کے کردار میں

قسط اوّل

مکرم ملک سعید احمد صاحب شید
مربی سلسلہ

"هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ"

(الصف ع ۱)

اس آیت میں چار پیشگوئیاں ہیں۔ ۱۔ اسلام مغلوب ہو جائے گا۔ ۲۔ ہر طرف سے اسلام دوسرے مذاہب کے حملوں کا نشانہ بن جائے گا۔ ہر مذہب اسلام پر حملہ آور ہوگا۔ تمام مذاہب بانیٔ اسلام اور اسلام پر اعتراض کر رہے ہوں گے اور گندے اور ناپاک الزامات کا نشانہ بنا رہے ہوں گے۔ ۳۔ تیسری پیشگوئی یہ ہے جب اسلام کی حالت یہ ہوگی اُس وقت خدا تعالیٰ اپنا ایک رسول بھیجے گا۔ ۴۔ چوتھی پیشگوئی یہ ہے کہ اس رسول کے ذریعہ سے پھر اسلام دوسرے مذاہب پر غالب آئے گا اور اسلام کا حسین چہرہ دنیا میں ظاہر ہوگا۔ گذشتہ تمام مفسرین کا متفقہ طور پر یہ فیصلہ ہے کہ یہ آیت آخری زمانہ کے متعلق ہے اور امام مہدی سے اس کا تعلق ہے جس کے ذریعہ سے اسلام سارے مذاہب پر غالب آئے گا۔

پہلے ہم پہلی دو پیشگوئیاں لیتے ہیں کہ اسلام کس طرح مغلوب ہو رہا تھا اور دوسرے مذاہب کی یلغار کس طرح اسلام کو مٹانے کے درپے تھی اور اس وقت ہمارے بزرگوں اور آباء و اجداد کی کیا حالت تھی؟

ہندوؤں کے منصوبے

سب سے پہلے یہ بتا دوں کہ آج سے ایک سو سال پہلے ہندوستان مذاہب کا اکھاڑہ بنا ہوا تھا اور تمام مذاہب کی یلغار اسلام پر تھی جو انہیں کانٹے کی طرح چبھ رہا تھا۔ چنانچہ ہندوؤں آریوں کی اسلام اور اہلِ اسلام سے دشمنی کی ایک مثال سیوا جی کے اُس خط سے ملتی ہے جو اُس نے راجہ جے سنگھ کو لکھا تھا۔ اُس نے لکھا:۔

"میری تلوار مسلمانوں کے خون کی پیاسی ہے۔ افسوس! صد ہزار افسوس! کہ یہ تلوار مجھے ایک اور مہم کے لئے میان سے نکالنی پڑی۔ اسے مسلمانوں کے سروں پر بجلی بن کر گرنا چاہیئے تھا جن کا نہ کوئی مذہب ہے اور نہ جنہیں انصاف کرنا آتا ہے..... میری بادلوں کی طرح گرجنے والی فوجیں مسلمانوں پر تلواروں کا وہ خونی مینہ برسائیں گی کہ دکن کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک سارے مسلمان اس سیلابِ خون میں بہہ جائیں گے اور ایک مسلمان کا نشان بھی باقی نہ رہے گا۔"

(سیوا جی اردو ص ۴۴۴)

اس خط کو نقل کرنے کے بعد مسٹر اے کے سور یہ لکھتے ہیں:۔

"سیوا جی کے یہ الفاظ اسے اپنے اصلی رنگ میں ظاہر کر رہے ہیں۔ وہ اسلام کو مٹا کر اس ملک کا عام مذہب ہندو دھرم کو بنانا چاہتا تھا۔ اس کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد یہی تھا کہ مسلمانوں کو حوالۂ شمشیر و آتش کر کے ہندوستان سے ان کا نام و نشان مٹا دے۔"

(منقول از اخبار الجمعیۃ دہلی جون ۱۹۲۷ء)

آریوں کا منصوبہ۔ مقصد

پھر لالہ دھنپت رائے بی۔ ایل۔ ٹی لکھتا ہے "ہندوستان میں سوائے ہندو راج کے دوسرا راج ہمیشہ قائم نہیں رہ سکتا۔ ایک دن آئے گا کہ ہندوستان کے سب مسلمان شدھی آدی، اندولن کی وجہ سے آریہ سماجی ہو جائیں گے۔ یہ بھی ہندو بھائی ہیں۔ آخر صرف ہندو ہی رہ جائیں گے۔ یہ ہمارا آدرش (نصب العین) ہے۔ یہ ہماری آشا (تمنا) ہے۔"

یہ تو ہندوؤں اور آریوں کی اسلام دشمنی اور اسلام کو مٹانے کی مثال تھی۔ اب میں ایک ایسی تحریک کی مثال دیتا ہوں جس کی یلغار تمام مذاہب پر تھی اور جس کا مقصد نہ صرف ہندوستان سے اسلام کو مٹانا تھا بلکہ ساری دنیا سے اسلام کے نام و نشان تک کو مٹا کر خود خانہ کعبہ میں اپنا جھنڈا لہرانا تھا۔ یہ وہ گروہ تھا جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا نام دیا اور اپنے ایک کشف میں خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور اس کے پیچھے مسیح کو طواف کرتے دیکھا۔

اس کشف کا مطلب یہ تھا کہ دجال ایک شخص کا نام نہیں بلکہ ایک تحریک اور ایک گروہ کا نام ہے جس کا مقصد اسلام کو مٹا کر خانہ کعبہ پر حملہ کرنا ہوگا۔ لیکن خدا مسیح موعود کو بھیج کر اسلام کو غالب کرے گا۔ اور اس طرح وہ دجال ناکام رہے گا۔

اس کشف کا ایک اور مطلب جو میرے ذہن میں آیا ہے وہ یہ ہے کہ دجال مسلمان ہو جائے گا اور پھر طواف کرے گا۔ (کیونکہ خانہ کعبہ کا طواف مسلمان کرتے ہیں) اور مسیح کے اس کے پیچھے طواف کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دجال کے مسلمان ہو کر طواف کرنے کے پیچھے جو قوت کارفرما ہے وہ مسیح موعود ہے۔ یعنی وہ مسیح موعودؑ کے ذریعہ مسلمان ہوگا۔

اور حضرت مسیح موعودؑ نے خود بھی ایک جگہ یہی مطلب مراد لیا ہے جبکہ آپ پر اعتراض کیا گیا کہ حج کیوں نہیں کیا حالانکہ رسول کریمؐ نے مسیح کو طواف کرتے دیکھا ہے تو آپ نے یہی جواب دیا کہ میرا پہلا کام دجال کو مسلمان کر کے کعبہ کا طواف کرانا ہے۔ پھر میں حج کروں گا۔ کیونکہ رسول کریمؐ نے پہلے دجال کو طواف کرتے دیکھا ہے پھر مسیح کو۔ اس لئے جب تک دجال کو میں طواف نہ کرا لوں مجھ پر حج فرض نہیں۔ کیونکہ اصل کام میرا دجال کا مقابلہ کر کے اُسے مسلمان کرنا ہے۔ جب تک وہ کام نہ ہو اس وقت تک حج فرض نہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ وہ دجال کون ہے؟ وہ عیسائیوں اور پادریوں کا گروہ ہے جو اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ جو خانہ کعبہ پر عیسائیت کا جھنڈا لہرانے کا خواب دیکھ رہا ہے۔

اور دجال کو قتل کرنے سے مراد یہ ہے کہ عیسائی مذہب اور ان کے عقائد کا جھوٹا ہونا ثابت کرنا ایسے دلائل سے کہ گویا وہ قتل ہو گیا ہے۔ اس کا دوسرا نام کسرِ صلیب بھی رکھا گیا۔

اب میں بتاتا ہوں کہ کس طرح یہ دجال کا گروہ ساری دنیا سے اسلام کو مٹانے کے خواب دیکھ رہا تھا۔ جناب پادری عماد الدین جو کسی وقت جامع مسجد آگرہ کے مستقل واعظ تھے اسلام سے مرتد ہو کر عیسائی ہو گئے اور اسلام کے خلاف ان کا بغض ایسا بڑھا کہ بعد کی ساری زندگی ان کی اسلام دشمنی کے لئے وقف ہو گئی اور عیسائیت کے صفِ اوّل کے مجاہدوں میں ان کا شمار ہونے لگا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"اب ہم مسیحی بھی خدا پر یقین اور بھروسہ کر کے کہتے ہیں کہ کسی وقت یہ ملک، ملکِ انگلستان کی مانند ہونے والا ہے۔ ہمارے مخالف ہندو و مسلمان و دیانندی و نیچری وغیرہ اگرچہ کیسا ہی زور دکھلاویں اور زبان درازیاں کریں وقت چلا آتا ہے کہ پتہ ندارد ہوں گے صرف مسیحی دینداری یہاں ہوگی یا شرارت نفسانی کے لوگ ملیں گے۔"

(خط شکاگو ۸ فروری ۱۸۹۳ء)

امریکہ سے مشہور فلمناد ڈاکٹر جان ہنری بیروز کو ہندوستان بلوایا گیا۔ اس نے ۱۸۹۷ء کو ہندوستان کا طوفانی دورہ کیا اور جگہ جگہ لیکچر دے کر عیسائیت کے عالمگیر غلبہ کا وہ ڈھنڈورا پیٹا کہ گویا آسمان سر پر اٹھا لیا۔ ایک جگہ اس نے بڑے طمطراق سے یہ اعلان کیا۔

"آسمانی بادشاہت پورے کرۂ ارض پر محیط ہوتی جا رہی ہے۔ آج دنیا بھر میں اخلاقی اور فوجی طاقت، علم و فضل، صنعت و حرفت اور تمام تر تجارت ان اقوام کے ہاتھ میں ہے جو آسمانی ابوت اور انسانی اخوت کی مسیحی تعلیم پر ایمان رکھتے ہوئے یسوع مسیح کو (اپنا نجات دہندہ) تسلیم کرتی ہیں..... دنیائے عیسائیت کا عروج اس درجہ زندہ حقیقت کی صورت اختیار کر چکا ہے کہ ایسا درجہ عروج اسے اس سے پہلے کبھی نصیب نہ ہوا تھا۔ ذرا ہماری ملکہ عالیہ (ملکہ وکٹوریہ) کو دیکھو جو ایک ایسی سلطنت کی سربراہ ہے جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا دیکھو وہ ناصرہ کے مصلوب کی خانقاہ پر کمال درجہ تابعداری سے احتراماً جھکتی اور خراج عقیدت پیش کرتی ہے۔

یا پھر گاؤں کے گرجا میں جا کر نظر دوڑاؤ اور دیکھو کہ وہ سیاسی مدبر (وزیر اعظم برطانیہ) جس کے ہاتھوں میں عالمگیر سلطنت اور اس کی قسمت کی باگ ڈور ہے جب یسوع مسیح کے نام پر دعا کرتا ہے تو کسی عاجزی اور انکساری سے اپنا سر جھکاتا ہے۔

..... اب میں اسلامی ملکوں میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار اگر ایک طرف لبنان پر جلوہ فگن ہے تو دوسری طرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کے نور سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورتِ حال اس آنے والے انقلاب کا پیش خیمہ ہے جب قاہرہ، دمشق اور تہران خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی خداوند یسوع مسیح کے شاگردوں کے ذریعہ مکہ اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگی اور بالآخر وہاں صداقت کی منادی کی جائے گی کہ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ حقیقی اور واحد خدا کو اور یسوع مسیح کو جانیں جس کو تو نے بھیجا ہے۔"

غرض یہ وہ زمانہ تھا جب ہندوستان میں عیسائیوں کے مضبوط مشن قائم ہو چکے تھے۔ مشن، سکول اور کالج جگہ جگہ کھلے ہوئے تھے اور کروڑوں کی تعداد میں کتب، پمفلٹ، اشتہارات مفت تقسیم کئے جا رہے تھے جن میں صرف اور صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی گئی تھیں اور آپؐ پر ناپاک الزام اور تہمتیں لگائی گئی تھیں اور اسلام پر اعتراضات کئے گئے تھے۔ اور ہر جگہ ربنا المسیح۔ ربنا المسیح کی صدا بلند ہو رہی تھی اور ہمیشہ کے لئے زندہ اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا یسوع مسیح کو قرار دیا جا رہا تھا۔ ادھر مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ دھڑا دھڑ عیسائیت کی آغوش میں جا رہے تھے۔ کیونکہ عیسائیوں کے پاس ایک ایسا زبردست حربہ تھا جس کے آگے مسلمانوں کی کچھ نہ بن پڑتی تھی۔

وہ کہتے تھے کہ دیکھو حضرت عیسیٰ نے مردے زندہ کئے، پرندے پیدا کئے۔ مگر تمہارے رسول نے ایک مکھی یا مچھر بھی پیدا نہیں کیا۔ پھر وہ آسمان پر زندہ بیٹھا ہے اور تمہارا رسول مر گیا ہے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ مسیح محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے افضل ہے دوسری وجہ مسلمانوں کی جہالت تھی۔ دینی علم سے بالکل بے بہرہ، کبھی قرآن اٹھا کر نہ دیکھا۔ مسجدیں ویران، نام کے مسلمان۔ اس لئے دھڑا دھڑ عیسائی ہونے لگے۔ اسی لئے علامہ اقبال نے کہا:۔

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحبِ اوصافِ حجازی نہ رہے
شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو؟

حالی نے اسلام کا نقشہ یوں کھینچا:۔

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

پھر کہتے ہیں:۔

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے
وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتی ہے نہ دیا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

پھر لکھتے ہیں:۔

وہ علمِ شریعت کے ماہر کدھر ہیں
وہ اخبارِ دیں کے مبصر کدھر ہیں
مدارس وہ تعلیمِ دیں کے کہاں ہیں
مراحل وہ علم و یقیں کے کہاں ہیں
وہ ارکان شرعِ متیں کے کہاں ہیں
وہ وارث رسولِ امیں کے کہاں ہیں
رہا کوئی امت کا ملجا نہ ماویٰ
نہ قاضی نہ مفتی نہ صوفی نہ مُلّا

مولوی شکیل احمد شہسوانی نے لکھا:۔

دینِ احمد کا زمانہ سے مٹا جاتا ہے نام
قہر ہے اے میرے اللہ یہ ہونا کیا ہے
کس لئے مہدیٔ برحق نہیں ظاہر ہوتے
دیر عیسیٰ کے اترنے میں خدایا کیا ہے
عالم الغیب ہے، آئینہ ہے تجھ پر سب حال
کیا کہوں ملتِ اسلام کا نقشہ کیا ہے

چنانچہ فرینک بیلڈ (FRANK BALLD) نے اپنی کتاب "WHY NOT ISLAM" "کیوں اسلام کو نہ قبول کیا جائے" میں یہاں تک لکھا:۔

"اسلام کی اصلاح کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہو رہی ہیں اور اب اس کے لئے ایک ہی چارۂ کار رہ گیا ہے کہ یہ خودکشی کر لے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت اسلام پر ان حملوں کو دیکھ کر مسلمانوں کی بیحسی کو یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"پادری لوگوں نے اسلام کے خلاف ایک خطرناک جنگ شروع کی ہوئی ہے..... اللہ اور اس کے برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ دل آزار حملے کئے جاتے ہیں کہ ہمارا تو جگر پھٹ جاتا اور دل کانپ اٹھتا ہے۔ کیا "امہات المومنینؓ" یا "دربارِ مصطفائی کے اسرار" جیسی گندی کتاب دیکھ کر ہم آرام کر سکتے ہیں۔ جس کا نام بھی اس طرح پر رکھا گیا ہے جیسے ناپاک ناولوں کے نام ہوتے ہیں تعجب کی بات ہے کہ دربار لندن کے اسرار جیسی کتاب تو گورنمنٹ کے اپنے علم میں بھی اس قابل ہوں کہ ان کی اشاعت بند کی جائے۔ مگر آٹھ کروڑ مسلمانوں کی دلآزاری کرنے والی کتاب کو نہ روکا جائے.....

میں حلفاً کہتا ہوں کہ جب کوئی ایسی کتاب نظر پڑتی ہے تو دنیا اور مافیہا ایک مکھی کے برابر نظر نہیں آتی۔ میں پوچھتا ہوں کہ جس کو وقت پر جوش نہیں آتا۔ کیا وہ مسلمان ٹھہر سکتا ہے کسی کے باپ کو برا بھلا کہا جائے تو وہ مرنے مارنے کو تیار ہو جاتا ہے لیکن اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی جائیں تو ان کی رگِ حمیت میں جنبش بھی نہ آوے اور پرواہ بھی نہ کریں۔ یہ کیا ایمان ہے؟ پھر کس منہ سے مر کر خدا کے پاس جائیں گے..... پادریوں نے چھ کروڑ کے قریب کتابیں اسلام کے خلاف شائع کی ہیں۔ میرے نزدیک وہ مسلمان نہیں ہیں جو ان حملوں کو دیکھیں اور سنیں اور اپنے ہی ہم و غم میں مبتلا رہیں اس وقت جو کچھ کسی سے ممکن ہو وہ اسلام کی تائید کے لئے کرے۔ اور اس قلمی جنگ میں اپنی وفاداری دکھائے..... جو اسلام کے لئے سینہ بریاں اور چشم گریاں نہیں رہتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ ایسے انسان کا ذمہ دار نہیں ہوتا ہے اس کو سوچنا چاہیئے کہ جس قدر خیالات اپنی کامیابی کے آتے ہیں اور جتنی تدابیر اپنی اغراض کے لئے کرتا ہے اسی سوزش اور جلن اور درد دل کے ساتھ کبھی یہ خیال بھی آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر حملے ہو رہے ہیں میں ان کے دفاع کی بھی سعی کروں۔ اور اگر کچھ اور نہیں ہو سکتا تو کم از کم پُرسوز دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کروں..... اگر ٹوٹی ہوئی ہانڈی بھی خریدی جاوے تو اس پر بھی رنج ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک سوئی کے گم ہو جانے پر بھی افسوس ہوتا ہے۔ پھر یہ کیسا ایمان اور اسلام ہے کہ اس خوفناک زمانہ میں کہ اسلام پر حملوں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ امن اور آرام کے ساتھ خواب راحت میں سو رہے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۱۷ تا ۲۱۹)

؎ "دیں کے غموں نے مارا۔ اب دل ہے پارہ پارہ
دلبر کا ہے سہارا ورنہ فنا یہی ہے
ہر جا زمیں کے کیڑے دیں کے ہوئے ہیں دشمن
اسلام پر خدا سے آج ابتلا یہی ہے
دیں غار میں چھپا ہے اک شور کفر کا ہے
اب تم دعائیں کرو۔ غارِ حرا یہی ہے
اس دیں کی شان و شوکت یارب مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دیں مٹا دے میری رعایتی ہے"

وہ لگا دے آگ میرے دل میں ملت کے لئے
شعلے پہنچیں جس کے ہر دم آسماں تک بیشمار
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفیٰؐ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار

غرض اس بے کسی کے عالم میں جب اسلام پر تمام مذاہب باطلہ کے حملوں کی بوچھاڑ تھی۔ ہر طرف سے کفر والحاد کا سمندر اپنی تلاطم خیز طوفانی لہروں کے زور سے کشتیٔ اسلام کو غرق کرنے کے درپے تھا۔ اور دوسری طرف اہل اسلام پر بے حسی کا ایسا ہمہ دطاری تھا کہ گویا سانپ سونگھ گیا ہو۔

تب خدا تعالیٰ نے اپنی زبردست قدرت کا ہاتھ دکھایا اور اپنے وعدہ کے موافق دین اسلام کو سارے مذاہب پر غالب کرنے کے لئے اپنے بندے مسیح موعودؑ کو بھیجا اور آپ نے آکر اہلِ اسلام کو یہ عظیم بشارت اور مژدہ جانفزا سنایا:۔

"دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن"

ایک جگہ فرمایا:۔

"اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرتِ الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آگیا..... یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی۔ خدائے تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری زندگی کا دن آگیا۔ خدا تعالیٰ اپنے دین کے باغ کو جس کی راستبازوں کے خونوں سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع کرنا نہیں چاہتا۔"

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰۴-۱۰۵۔ ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۴-۵)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطاب حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی

برموقع اختتامی تقریب فضل عمر تعلیم القرآن کلاس

"میری عزیز بچیو! میں آپ سب کی خدمت میں سلام و رحمت کا ہدیہ پیش کرتے ہوئے آپ کو خدا حافظ و ناصر کہتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بخیریت تمام اپنے گھروں میں واپس پہنچائے اور ہر گام پہ نصرت باری آپ کے ساتھ ہو۔

میری بچیو! آپ نے ان محدود چند دنوں میں جو کچھ پڑھا جو کچھ سیکھا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اسے نہ صرف یاد رکھیں گی۔ بلکہ اس علم سے دوسروں کو بھی ضرور مستفیض کریں گی۔ اپنے قول سے، اپنے فعل سے، اپنے حسن کردار سے، اپنے اعلیٰ اور مہذب اخلاق سے۔

میری عزیزو! آپ کو یہاں کچھ نہ کچھ تکلیف بھی ہوئی ہوگی مثلاً چارپائیوں وغیرہ کی کمی بیشی کی وجہ سے یا دیگر انتظامات کی وجہ سے۔ لیکن جو کچھ بھی ہمارے بس میں ممکن ہو سکتا ہے اس کے مطابق اپنی طرف سے ہمیشہ پوری کوشش ہی ہوا کرتی ہے کہ آپ تمام مہمانوں کو سکون و آرام ہی ملے۔ بہرکیف یعنی آپ کی قیام گاہ میں میں بذات خود ۱۶ تاریخ کو تمام انتظامات دیکھنے گئی ہوں۔ اس خیال کے تحت کہ آپ بچیوں کو تکلیف نہ ہو۔ موسم کے ہاتھوں تو ہم سب ہی بے دست و پا ہیں۔ اسی طرح فی کس چارپائیاں مہیا کرنا بھی ابھی کا ارادہ ہے۔ ہم حقیقت میں معذرت خواہ ہیں۔ لیکن انشاء اللہ وہ دن بھی دور نہیں جب ہم بفضل خدا ہر ایک ضرورت کی چیز حاصل کرنے میں خود کفیل ہو جائیں گے۔ مجھے اس کا شدت سے احساس رہا۔ لیکن اگر حقیقت میں سوچا جائے تو آپ مہمان بھی نہیں۔ مرکز تو ہم سب کا اپنا اصل گھر ہے اور اپنے گھر میں اس قسم کی کمی بیشی ہو جاتی ہے جسے بہرحال قبول کرنا ہوتا ہے۔ اور پھر ان وقتی تکالیف کے پیچھے آپ کا اور ہمارا مقصد اعلیٰ کس قدر حسین ہے۔ اس کے حصول کی خاطر یہ سب کمی بیشی بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ خود بڑھ کر سب ہمت و طاقت غیر معمولی طور پر عطا کر دیتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ انشاء اللہ العزیز تعلیم القرآن کلاس میں ہر سال اپنے آرام و راحت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس طرح شامل ہوتی رہیں گی۔ اور اپنے اس حسین علم کی کماحقہ تکمیل کے لئے اسی طرح پورے ذوق و شوق سے وافر حصہ لیں گی تا اللہ تعالیٰ آپ کو قرآنی علم کی برکت سے بہرہ ور کر دے۔ آمین!

میری بچیو! جیسا کہ حضور نے فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے افتتاح میں آیت لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کا واحد علم قرآن کریم ایسا ہے جس کے حصول کے لئے پاکیزگی اختیار کرنے کی شرط لگائی گئی۔ صرف سچائی اور شہادت کافی نہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ قرآن کریم پاکیزگی کی تعلیم دیتا ہے۔ اور پھر جیسا کہ آپ خود بھی سن رہی تھیں حضور نے اس ضمن میں فرائیڈ کی مثال کے حوالے سے اس مضمون کی وضاحت فرمائی کہ مستشرقین کے مقابلہ میں احمدی تربیت یافتہ بچہ بھی زیادہ باشعور ہوتا ہے۔ چونکہ آپ سب کا یہ سلسلۂ تدریس تعلیم القرآن انشاء اللہ جاری رہے گا۔ اس راہ میں آسانی اور بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے آپ کے لئے بہتر یہی مشورہ ہوگا کہ آپ سب حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر کے مطالعہ کی طرف خصوصیت سے توجہ دیں اللہ تعالیٰ بے شمار معارف قرآنی آپ پر کھولے گا اور اس کی وجہ سے آپ کو بے شمار برکات حاصل ہوں گی۔ انشاء اللہ!

مرکز میں بار بار آنا ہر لحاظ سے خیر و برکت اور انعام خاص کا موجب ہوتا ہے۔ خلفاء کرام کی قربت سے تجدید محبت و خلوص، تجدید عہد اور عمل میں بیداری کی روح پیدا ہوتی ہے اور پھر مرکز میں سب کو اپنے اپنے کام میں سرگرم عمل دیکھ کر خود اپنے نفسوں کے محاسبہ کا قدرتی طور پر احساس پیدا ہوتا ہے اور ہم موازنہ کر سکتے ہیں کہ ہم کس پانی میں ہیں۔ اور ہم میں سے ہر ایک کو کس کس طرح فعال بننا چاہئے۔

میری عزیزو! روحانی غذا اور اس کی نشوونما کے لئے ضروری ہے کہ ہماری بچیوں کی سوسائٹی نیک اور دینی و دنیاوی لحاظ سے مہذب و فعال ہو۔ اس لئے ہمارے انبیاء علیہم السلام اور خلفاء کرام ہماری فلاح و بہبود کے لئے ہمیں دوسری قابل اعتراض مجالس سے روک کر ہمارے لئے ایسے لائحہ عمل تجویز فرماتے ہیں جن سے ہماری بچیاں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم جو کہ نہایت اہم اور ارفع و اعلیٰ ہے، جس کے بغیر ہماری زندگی کی تکمیل ناممکن ہے ہم اسے اپنائیں۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسولؐ چونکہ حقیقی معنوں میں ہمارے والدین سے بھی زیادہ محبت کرنے والے اور ہمارے حقیقی خیر خواہ ہوتے ہیں اس لئے آپ کے ارشادات بار بار ہمیں مرکز میں مدعو کرتے ہیں تاکہ ہماری روحانی زندگی سنور جائے۔ قرآن کریم کی رو سے نیک و صالحین اور فعال لوگوں کی صحبت میں رہنا انسانی پاک و طیب زندگی کی معراج ہے۔

میری عزیز بچیو! آپ اپنی اوائل عمر سے ہی دعائیں کرنے کی عادت ڈالیں۔ اسلام کے زندہ و جاوید حسین مذہب نے دعا کو بہترین ہمدردی قرار دیا ہے۔ اس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے اگر اس ہمدردی کو بروئے کار نہ لائیں تو اس سے بڑھ کر بدقسمتی کیا ہو سکتی ہے؟ کیونکہ مالی و جسمانی ہمدردی میں انسان مجبور بھی ہو سکتا ہے مگر اپنے بھائی بندوں اور بنی نوع انسان کے لئے بھلائی کی دعا کرنے میں قطعی مجبور نہیں۔ سو اسلام کا حسین مذہب ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے لئے دعا کو اس قدر وسیع کر دیں کہ اس دعا سے ہمارے دشمن بھی باہر نہ رہیں کیونکہ جس قدر دعا وسیع ہوگی اسی قدر دعا کرنے والے کو فائدہ ہوگا۔ دعاؤں میں بخل کی وجہ سے انسان خدا کے قرب سے دور ہو جاتا ہے۔ دعا کو عمر دراز پاتا ہے اس میں اس کا اپنا حصہ دگنا ہوتا ہے اور ویسے بھی قرآن کریم کے فرمان کے مطابق دوسروں کو نفع دینے والے نفع مند عمر دراز حاصل کرتے ہیں۔

پس میری بچیو! اس کار خیر کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ اسے جاری و ساری رکھنے کی عادت ڈالیں۔ دیکھئے دوسری قسم کی ہمدردی چونکہ محدود ہے اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر قرار دی جا سکتی ہے وہ یہی ہے کہ ایک دوسرے کے لئے دعا کی خیر ہے۔ دعا بہترین ہمدردی ہے اس خیر کو تسلسل دے کر دوام کا مقام دینا بلکہ اولیت کا مقام دینا عین انسانی معراج ہے اور اعلیٰ خیر و تہذیب اور اخلاق کا یہی تقاضا ہے چونکہ خیر کا پہلا درجہ جہاں سے ہم قوت پاتے ہیں وہ اخلاق ہی ہیں اور یہ اعلیٰ اخلاق ہی تمام نیکیوں کی کلید ہے۔

میری عزیزو! آپ سب تمام کے تمام ہمیشہ ہی مرکز کے دوسرے محسنوں کے لئے بھی دعائیں کیا کریں۔ ان میں ہمارے محسن درس و تدریس کرنے والے اساتذہ بھی ہیں۔ ان میں نگران بھی ہیں۔ علماء و فضلاء بھی ہیں۔ یہ تمام حضرات علاوہ اپنے مقررہ کام اور فرائض کے جو وہ مختلف مرکزی دفاتر میں ادا کرتے ہیں تمام سال ہی انتھک محنت، جدوجہد اور دلی خلوص و لگن کے ساتھ بلا لحاظ و بلا امتیاز موسم کے تغیر و تبدل کے سرد و گرم کی بازی لگاتے ہوئے مصروف کار رہتے ہیں۔ ہم سب پر ان کا حق مقدم ہے ان کے ان احسانات کا جواب بہترین دعاؤں سے دیں۔ اور پھر جیسا کہ آپ ہر سال دیکھتی ہیں کہ مرکز کے دوسرے تمام خواتین و حضرات آپ کی رہائش گاہ سے لے کر درسگاہوں تک کس کس طرح خوش اسلوبی اور خندہ پیشانی سے تمام تر خدمات اور کام سرانجام دے رہے ہوتے ہیں۔ پھر وہ لوگ ہیں جو اپنی چھٹیاں بھی اس قسم کی خدمات کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ تو میری بچیو! آپ دیکھیں اور غور کریں کہ مرکز کے ان محسنین کی کتنی عظیم قربانیاں ہیں۔ جو اپنی قوم اور اپنی قوم کے بچوں کی بہبود کے لئے وہ ہر وقت پیش کرتے ہیں اور پیش کرنے کے لئے مستعد رہتے ہیں۔ اور یہ سب برکتیں اس عظیم اور عظیم الشان پیارے مسیح موعود علیہ السلام کے حسین مشن کی بدولت ہمیں میسر آئی ہیں اور پھر آپ کے بعد آپ کے خلفاء کرام کی برکت سے اس کا تسلسل جاری و ساری ہے اور یہ کس قدر خوشی و خوش بختی کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس حسین مشن سے منسلک کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک!

اور اب حرف آخر کے طور پر کہتے ہیں نا کہ جو انسان کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بھی نہیں ہو سکتا میں اپنی تمام تر کارکنات۔ خواتین محترم اور ان کے ساتھ تمام تر معاونات اور پھر ان تمام نگران خواتین و معاونات اور بچیوں کی بہت ممنون ہوں جنہوں نے حسب سابق پورے تعاون باہمی اور پوری فرض شناسی سے آنے والی فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کی تمام مہمان بچیوں کے خورد و نوش۔ رہائش و قیام سے لے کر ہر قسم کا بہترین طریقہ سے خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا دے۔ بہترین انعامات سے نوازے۔ ان کی ہمت، ان کے خلوص و شوق اور لگن میں مزید برکت دے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بے شمار فضلوں اور انعامات کا وارث بنائے (آمین!)

ہماری جو بچیاں باوجود انتہائی خواہش کے جیسا کہ بعض رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے اپنی مجبوریوں کی وجہ سے تعلیم القرآن کلاس میں شامل نہ ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے لئے بھی آئندہ سامان کر دے۔ (آمین)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ خلافت کی عظیم الشان نعمت سے وابستہ رکھے اور ہم سے خدا تعالیٰ ہمیشہ وہ کام کروائے جو اس کی عین رضا کے مطابق ہوں (آمین)"

مرسلہ:
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں داخلہ شروع ہے

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں درج ذیل مضامین میں داخلے ہو رہے ہیں:۔

(۱) کیمیا (۲) ریاضی (۳) طبیعیات (۴) شماریات (۵) عربی۔ (۶) اردو و اقبالیات (۷) علوم اسلامی (۸) تاریخ و مطالعہ پاکستان (۹) معاشیات (۱۰) انگریزی (۱۱) سیاسیات۔ (۱۲) قانون ایف ای ایل (صبح و شام) (۱۳) لائبریری سائنس۔

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ہے۔ جو طلبا و طالبات داخلہ لینے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی تعلیمی اسناد کی فوٹو سٹیٹ جن میں (میٹرک۔ ایف اے۔ بی اے کیریکٹر سرٹیفکیٹ۔ این سی سی ٹریننگ سرٹیفکیٹ۔ پانچ روپے مالیت کا گراسڈ پوسٹل آرڈر اور تین عدد فوٹو) شامل ہوں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کر دیں۔ ۷ ستمبر کو لسٹ لگے گی داخلہ ملنے کی صورت میں انہیں مطلع کر دیا جائے گا۔

(جنرل سیکرٹری) طارق محمود (شعبہ اکنامکس) بیت الذکر ۸-A/3 کمرشل کالونی بہاولپور

ربوہ میں طلبا مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں:۔

(بشارت الرحمٰن زیروی (ایم ایس سی) دارالنصر غربی ربوہ)

ایصالِ ثواب

محترم لطف الرحمٰن صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور نے اپنی اہلیہ مرحومہ کی طرف سے مبلغ ۶۰۰/- روپے ایصالِ ثواب کے لئے ادا فرمانے کے بعد تحریر فرمایا:۔

"میں نے ایک رؤیا کی بنا پر اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے چندہ مساجد کا وعدہ ان کی بلندیٔ درجات کی خاطر کیا ہے..... ان کی طرف سے صدقہ جاریہ کے لئے جب بھی موقع ملتا ہے تعمیر مساجد میں چندہ ادا کرتا رہتا ہوں۔"

قارئین کرام کی خدمت میں محترم عبدالرؤف صاحب کے لئے اور ان کی بیگم صاحبہ مرحومہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیلاء المال (اوّل) تحریک جدید۔ ربوہ)

دعائے نعم البدل

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو شادی کے عرصہ سات سال بعد مورخہ ۶ جولائی ۸۳ء پہلے فرزند سے نوازا۔ بچہ کی پیدائش سے ایک ماہ سے زائد عرصہ قبل حضور نے ازراہِ شفقت بچہ کا نام "عطاء الطاہر" تجویز فرمایا تھا۔ مگر اپنی پیدائش کے بارہ گھنٹے کے بعد وہ اپنے پیدا کرنے والے کے حضور حاضر ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن!

اس اچانک وفات پر خاکسار سمیت سب گھر والوں کو بہت صدمہ ہوا۔ تمام احباب جماعت خاص طور پر بزرگان سے التماس ہے کہ دعا کریں کہ مولیٰ کریم محض اپنے فضل سے ہمیں نعم البدل سے نوازے۔ (آمین)

(عبدالغفار خان ابن حافظ عبدالکریم خان مرحوم۔ خوشاب)

پتہ درکار ہے

(۱) محترمہ امۃ الرشید صاحبہ زوجہ مرزا البشیر احمد صاحب 22416 دارالنصر شرقی ربوہ۔ اگر کسی کو ان کے بارے میں معلوم ہو یا وہ خود پڑھیں تو دفتر سے فوری رابطہ قائم کریں ان کی وصیت کی کارروائی مکمل کرنا ہے۔

(۲) مکرمہ شریفہ قدسیہ زوجہ قریشی محمد صالح صاحب ساکن قبولہ 5/P خاص ضلع ساہیوال کے موجودہ پتہ سے دفتر کو آگاہ کیا جاوے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے پتہ سے آگاہ فرمائیں۔

(۳) مکرمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ بنت حاجی بیگم صاحبہ سابق سکونت احمد نگر ضلع جھنگ کے پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع کیا جاوے۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر کو اپنے موجودہ پتہ سے آگاہ فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

(بقیہ مڈل سیکشن)

حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعائیہ خطوط:۔

طلباء حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھتے رہے جو حضور کی خدمت میں بھجوائے گئے۔

امتحانات و نتائج:۔

تدریس عملی تربیت کے بعد طلباء کے امتحانات لئے گئے گروپ اوّل کا نتیجہ سو فیصدی۔ گروپ دوم کے تیس طلباء میں سے سولہ کامیاب ہوئے امتحان میں پاس ہونے کے لئے چالیس فیصد نمبر لینا لازمی تھے۔

نوٹ بکس:۔ طلباء نہایت محنت سے نوٹس لیتے رہے۔ کلاس کے آخری روز نوٹ بکس چیک کی گئیں۔

جلسہ تقسیم انعامات و اختتام

۳۱ جولائی کو تقسیم انعامات کی تقریب تھی مکرم و محترم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج یوکے نے اپنے دست مبارک سے کامیاب ہونے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں بچوں کو قرآن مجید کی آیت لیس للانسان الا ما سعیٰ کی روشنی میں محنت کی تلقین کی اور طلباء سے آپ نے فرمایا:۔

"آپ کو اسلام کا شیدائی اور احمدیت کا فدائی بننے کے ساتھ ساتھ بنی نوع انسان کی صحیح خدمت کا جذبہ اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے۔ اس طرح آپ ساری جماعت کے لئے فخر کا باعث ہوں گے اور اپنے والدین کی آنکھوں کے لئے ٹھنڈک کا موجب ہوں گے۔"

عناوین مقابلہ مضمون نویسی سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹۸۳ء

۱۔ سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ۔ ۲۔ ذکر الٰہی۔
۳۔ حضرت مصلح موعود رضؓ کے کارنامے۔ ۴۔ ہمارا اجتماع۔
۵۔ سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحؒ

(منتظم علمی مقابلہ جات سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹۸۳ء)

ولادت

میرے بیٹے عزیز لطیف احمد سلمہ ربوہ کلاتھ سٹور اقصیٰ روڈ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو بچیوں کے بعد ۱۶ اگست ۱۹۸۳ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود اس عاجز کا پوتا ہے اور میاں برکت علی صاحب سیالکوٹی محلہ دارالیمن کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے اور ہمارے لئے وہ ہر جہت سے قرۃ العین ہو (آمین)

(بشیر احمد سیالکوٹی۔ "البشیر" دارالصدر جنوبی ربوہ)

درخواستِ دعا

● خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم مشہود احمد طور ابن میاں مبارک احمد صاحب طور گولڈ سمتھ نے امسال جامعہ احمدیہ سے بفضلِ تعالیٰ شاہد کا امتحان پاس کیا ہے

(مسرور احمد طور نیشنل بنک ربوہ)

قارئین کرام ان کے لئے دعا کریں۔

نامکمل حوالہ

مکرم مبارک مصلح الدین صاحب کے مضمون راحت۔ سکینت و طمانیت کی زندگی۔ مطبوعہ الفضل ۲۵ اگست ۱۹۸۳ء کے صفحہ ۴ پر ایک اہم حوالہ نامکمل شائع ہو گیا ہے۔ پورا حوالہ درج ذیل ہے:۔

(۷) کثرت سے ایسے لوگ سامنے آئیں جنہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ دنیا کمانے میں گزارا ہو۔ دنیا کمانے کا کام کافی ہو گیا۔ اب اللہ کے حضور حاضر ہو کر اپنی ذمہ داریوں کو اٹھائیں۔ وہ لوگ خود کو بڑا خوش قسمت سمجھیں جن کا آخری سانس خدا تعالیٰ کے حضور کام کرتے ہوئے نکلے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ)

ان زنجیروں، طوق اور جہنم سے راہ ہدایت کا انکار کرنے والوں کو اگلے جہان میں ہی واسطہ نہیں پڑے گا بلکہ اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کے نتیجہ میں اس دنیا میں بھی وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوتے ہیں اور طوق انکی گردنوں میں پڑے ہوتے ہیں اور جہنم کی آگ نے انہیں چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہوتا ہے جس کے سبب اخلاقی جرائم اور معاشرتی برائیوں سے چھٹکارا ان کے لئے ممکن نہیں رہتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیت مندرجہ بالا کی تفسیر میں ان کی اس حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ سچے دل سے خدا تعالےٰ کو نہیں ڈھونڈتے ان پر خدا کی طرف سے رجعت پڑتی ہے۔ وہ دنیا کی گرفتاریوں میں ایسے مبتلا رہتے ہیں کہ گویا پا بہ زنجیر ہیں اور زمینی کاموں میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ گویا انکی گردن میں ایک طوق ہے جو ان کو آسمان کی طرف سر نہیں اٹھانے دیتا۔ اور ان کے دلوں میں حرص و ہوا کی ایک سوزش لگی ہوئی ہوتی ہے کہ یہ مال حاصل ہو جائے اور یہ جائیداد مل جائے اور فلاں ملک ہمارے قبضہ میں آجائے اور فلاں دشمن پر ہم فتح پائیں، اس قدر روپیہ ہو، اتنی دولت ہو۔ سو چونکہ خدا تعالےٰ ان کو نالائق دیکھتا ہے اور برے کاموں میں مشغول پاتا ہے اس لئے یہ تینوں بلائیں ان کو لگا دیتا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۰۲، ۱۰۳)

الغرض اللہ تعالےٰ نے انسان کو اختیار دیا ہے کہ وہ ہدایت اور ضلالت کی راہوں میں سے جو راہ چاہے اختیار کرے لیکن ضلالت کی راہ اختیار کرنے کے نتیجہ میں وہ اس کے عملی عواقب سے نہیں بچ سکتا۔ اس کا گرا ہوا عمل و کردار خود اس بات کی گواہی دے رہا ہوتا ہے کہ وہ ضلالت کی راہ پر گامزن ہے۔ وہ عمل و کردار کی اس گراوٹ سے بچ نہیں سکتا جب تک کہ وہ ہدایت کی اس راہ کو قبول نہ کرے جو خدا نے اس کے لئے آسمان سے کھول دی ہے۔

مقابلہ مضمون نویسی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

شعبہ اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال کی تحریری صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے ہر سال سالانہ مقابلہ مضمون نویسی منعقد کروایا جاتا ہے۔ امسال مضمون کا عنوان

"سیرت حضرت عبدالرحمان بن عوف رضؓ"

مقرر تھا۔ خدا کے فضل سے اس سال مندرجہ ذیل مجالس کے ۴۲۷۔ اطفال و ناصرات نے اس مقابلہ میں حصہ لیا جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد ۳۹۴ تھی۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک!

قارئین الفضل سے ان سب کے لئے درخواست دعا ہے:۔

	نام مجلس	اطفال	ناصرات
۱۔	ربوہ	۲۷۳	۲۵
۲۔	اسلامیہ پارک لاہور	۶۱	۱
۳۔	ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۱	×
۴۔	عزیز آباد کراچی	۳۱	۱۰
۵۔	اورنگی ٹاؤن کراچی	۳	۱
۶۔	ڈرگ روڈ کراچی	۳	×
۷۔	احمد نگر ضلع جھنگ	۱	×
۸۔	چک ۱۹۶ مراد ضلع بہاولنگر	۴	×
۹۔	دارالذکر فیصل آباد	۲	×
۱۰۔	واہ کینٹ	۱	×
	کل اطفال۔	۳۹۰	۳۷
	ناصرات	۳۷	
	کل تعداد	۴۲۷	

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اُذْکُرُوْا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْرِ

محترم چوہدری غلام احمد صاحب کا ذکر خیر

مکرم نذیر احمد صاحب خادم۔ چک ۱۸۴/R، ضلع بہاولنگر

محترم چوہدری غلام احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولپور کی وفات حسرت آیات کی خبر سن کر دل کو شدید دھچکا لگا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

چوہدری صاحب مرحوم جماعت کے فدائی۔ خلافت حقہ سے والہانہ محبت و عقیدت رکھنے والے اور بہت ہی مخلص و سرگرم خادم سلسلہ تھے۔ آپ ان خوش نصیب امرائے اضلاع میں سے تھے جو خلیفۂ وقت اور مرکز کی ہر آواز پر لبیک کہتے اور اپنے ضلع کے جملہ احباب تک اس آواز کو اولین فرصت میں پہنچا کر اس کی تعمیل و تکمیل کروائے بغیر چین سے نہ بیٹھتے تھے۔ دینی امور کو جس سرگرمی اور اولوالعزمی سے آپ سرانجام دیتے۔ خاکسار کو اس پر ہمیشہ رشک آتا۔ آپ اپنی محکمانہ ذمہ داریوں کی ادائیگی کے بعد گھر آ کر کھانا کھاتے اور برائے نام سا آرام کرنے کے بعد سلسلہ کے کاموں میں ہمہ تن مصروف ہو جاتے اور اپنی مجلس عاملہ کے ممبران کو بھی پوری طرح فعال رکھتے اور ان سے بار بار ضلع کی جماعتوں کا دورہ کرواتے۔ اس طرح ضلع کے تمام احباب سے آپ کا رابطہ رہتا اور ان کے حالات سے پوری طرح باخبر رہتے ہوئے جماعتی امور کے بارے میں ان کی مسلسل راہنمائی فرماتے۔ آپ مرکز سے علماء کرام کو مدعو کر کے جماعتی تربیت اور دعوت الی الحق کے فریضہ کو ادا کرتے رہتے۔ پیغام حق پہنچانے کا تو آپ کو جنون تھا اور مذہبی گفتگو کا خاص ملکہ رکھتے تھے۔

آپ خدام و اطفال اور تمام احباب جماعت سے بہت ہی شفقت فرماتے۔ طبیعت میں انکسار اور وقار کا حسین امتزاج تھا۔ خاکسار کو وہ واقعہ کبھی نہیں بھولے گا جب ایک دفعہ اچانک بہاولپور جانا ہوا تو محترم چوہدری صاحب بیت الذکر بہاولپور میں اطفال و خدام کے ساتھ رات قریباً ۱۱ بجے تک وقار عمل میں مصروف رہے۔ ہر دینی تقریب کے موقع پر آپ ایک ادنیٰ خادم سلسلہ کی طرح دوسرے احباب اور خدام کے دوش بدوش کام کرتے دکھائی دیتے۔ چند سال سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ لیکن بستر علالت پر بھی جماعتی امور کی مسلسل نگرانی فرماتے رہے۔ جب خلافت رابعہ کا خدائی انتخاب عمل میں آیا تو آپ نے حیرت انگیز حد تک کم از کم وقت میں ضلع کی ہر جماعت اور ہر گھرانہ کے افراد کے تجدید بیعت کے فارم پُر کر کے ارسال مرکز کر دیئے اور ان کی DUPLICATE کاپی بھی دفتری ریکارڈ میں رکھی۔ اپنی مجلس عاملہ کے اجلاسات باقاعدگی کے ساتھ بلاتے اور کارروائی کا پورا ریکارڈ رکھتے۔ آپ بے حد مصروف ہونے کے باوجود مہمانوں سے بڑی خندہ پیشانی سے ملتے اور جو بھی آپ سے ملتا وہ آپ کی محبت کا گہرا اثر لے کر لوٹتا۔

اللہ تعالیٰ اس مجاہد سلسلہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور آپ کی اہلیہ محترمہ اور بچوں بچیوں اور آپ کے والد محترم اور بھائی ڈاکٹر کیپٹن مبارک احمد صاحب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی وفات سے ضلع میں جو رخنہ پیدا ہو گیا ہے اسے اپنے فضل سے پُر فرمائے۔ آمین!

"بستی بستی جھنڈا گاڑا جائے گا"

"وہی خواب پوری ہوگی جو میرے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب تھی۔ جو آپ کے عاشق کامل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواب تھی۔ ساری دنیا میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا گاڑا جائے گا اور دشمن اسلام کی ساری خوابیں ناکام جائیں گی۔ پوری نہیں ہوں گی اور نامراد نکلیں گی اور ہر جگہ، ہر بستی، ہر قریہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا جھنڈا گاڑا جائے گا یعنی وہی جھنڈا جو درحقیقت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا ہے۔ تمام دشمنان اسلام کی ہر خواب نامراد جائے گی۔ اگر آپ دعائیں کریں گے، اگر آپ احسن تدبیر سے کام لیں گے۔ اگر آپ برائی کا بدلہ حسن و احسان سے دیں گے اور صبر سے کام لیں گے تو یہی ایک تقدیر ہے جو پوری ہونی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی تقدیر نظر نہیں آتی۔"

(الفضل ۹ جون ۱۹۸۳ء)

(قیادت اصلاح و ارشاد مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکریہ احباب و درخواست دعا

اس ناقابل برداشت دکھ کے موقع پر جب رہ رہ کر ہمیں اپنے پیارے ابا جان کی یاد ستا رہی ہے۔ ہمارے دل محزون ہیں۔ اور نگاہیں چاروں طرف ان کو ڈھونڈ رہی ہیں اور یہ یقین ہی نہیں آتا کہ ایسی پیاری شفیق ہستی اب ہم میں موجود نہیں۔ ہمارے دلوں سے یہی صدا نکلتی ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ہم اللہ تعالیٰ کے اس بے پایاں احسان کا اظہار کرتے ہوئے اپنے تئیں خوش قسمت سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے بے نفس شفیق فرشتہ سیرت باپ حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب کی مخلصانہ خدمات کو نہ صرف بپایۂ قبولیت جگہ دی بلکہ شہادت کے انعام سے سرفراز فرمایا اور وصال الٰہی پا لینے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے یہ اعزازی سند عطا ہوئی کہ "وقف کے تقاضوں کو خوب نبھایا"۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْہُ وَارْحَمْہُ وَاَدْخِلْہُ فِیْ جَنّٰتِ نَعِیْمٍ ؕ

پیارے ابا جان کی قربانیوں کا صلہ اس رنگ میں بھی دیکھا کہ ہمارے شدید غم کا مداوا ہمارے پیارے مقدس امام حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الرابع اور ان کی بیگم صاحبہ بنفس نفیس ہمارے غریب خانے پر تشریف لائے اور ہماری غم زدہ ماں اور ہم سب سے اظہار تعزیت فرماتے ہوئے بے پناہ شفقت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا جس سے ہمارے زخمی دلوں کو بے حد طمانیت اور سکون حاصل ہوا۔ ہم اپنے پیارے امام کے حضور عقیدت و تشکر کے آنسو پیش کرتے ہوئے مولیٰ کریم سے دست بدعا ہیں کہ وہ ہمارے خلیفہ کے پیارے مقدس وجود پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ ہر آن اپنی حفاظت فرمائے اور ہمیں ہر دم آپ کا فدائی خادم بنائے۔ آمین۔

اس موقع پر خاندان حضرت مسیح پاک کے تمام افراد نے دور و نزدیک سے پیغامات تعزیت بھجوائے اور افسوس و ہمدردی کا اظہار کیا۔ ہم ان مقدس وجودوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ خصوصی طور پر حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ دختر حضرت مسیح پاکؑ کا کہ جنہوں نے بذریعہ فون شفقت و ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ فجزاھا اللہ خیرا۔ پھر حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم محترم حضرت مصلح موعودؓ۔ حضرت سیدہ محترمہ آصفہ صاحبہ حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور دیگر خواتین مبارکہ، خاندان حضرت مسیح موعودؑ ہمارے گھر تشریف لائیں اور بے حد دلجوئی فرمائی۔ فجزاھا اللہ خیرا۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم محترم خلیفۃ المسیح الثانیؓ۔ حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ حرم محترم خلیفۃ المسیح الثالثؒ۔ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ اور دیگر خاندان مسیح موعودؑ کی مستورات و افراد کی جانب سے جو باہر ہیں تعزیتی پیغام بذریعہ تار و خطوط موصول ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مقدس وجودوں کو ہمیشہ اپنے سایۂ رحمت میں رکھے اور بے حد جزائے خیر بخشے آمین

ہم ان تمام خواتین و احباب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں اور ہمیشہ ان تمام پاک وجودوں کی قیمتی دعاؤں کے خواستگار ہیں۔

اس کے علاوہ دنیا کے تمام ممالک سے احمدیوں کے کثرت سے تار خطوط اور پیغامات بذریعہ فون موصول ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں اور بیشتر لوگ دور و نزدیک سے ہمارے گھر تشریف لائے اور تعزیت کی ہے۔ نیز جماعت احمدیہ کی تمام مرکزی اور مقامی تنظیموں اور دیگر جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے بھی تعزیتی قراردادیں موصول ہوئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت نے اس قومی نقصان پر جس محبت و اخلاص اور عقیدت مندی کے گرانقدر جذبات اور دعاؤں سے بھرپور احساسات کا اظہار کیا ہے اسے ہم سب غایت درجہ قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور تہہ دل سے سب کے مشکور ہیں اور اس حسن سلوک پر جزاکم اللہ احسن الجزاء کہتے ہیں۔

ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارے پیارے والد بزرگوار کو جماعت کے تمام افراد ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی روح پر بے شمار برکتیں اور رحمتیں نازل کرے آپ کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔ انہیں ہمارے محبوب آقا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قرب خاص عطا ہو۔ نیز ہم درخواست کرتے ہیں کہ تمام افراد جماعت ہمارے پیارے ابا جان کی خدمات کو یاد رکھتے ہوئے ہم سب کو بھی اپنی مخلصانہ دعاؤں میں یاد رکھیں کہ جو برکتیں حضرت والد صاحب کی زندگی میں ہم پر محیط رہیں وہ اب بھی جاری و ساری رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری غمگین والدہ صاحبہ کے دکھی دل کو صبر و سکون بخشے ان کی عمر میں برکت دے اور تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے وہ بھی شکریے کے اس پیغام میں ہمارے ساتھ شریک ہیں۔

ہم ہیں غمزدہ پسماندگان والدہ صاحبہ حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب۔

۱۔ فرحت الہ دین۔
۲۔ شوکت گوہر
۳۔ عبدالرب انور۔ ۴۔ نصرت جہاں
۵۔ امتی الحئی فضیلت۔

ز بذل مال در راہش کسے مفلس نمی گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

عطایا سرائے حمد (گیسٹ ہاؤس وقف جدید) سے متعلق ایک ضروری وضاحت

الفضل کے ذریعہ احباب جماعت معلوم فرما چکے ہیں کہ وقف جدید انجمن احمدیہ خدا کے فضل سے آٹھ بیڈ روم پر مشتمل ایک گیسٹ ہاؤس تعمیر کر رہی ہے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام "سرائے حمد" تجویز فرمایا ہے۔

حضور پُر نور نے گیسٹ ہاؤس کی تعمیر کی ابتداء میں از راہ شفقت دو ہزار روپے عنایت فرمائے تھے۔ اسی طرح بعض دیگر احباب نے زیر تعمیر عمارت کو دیکھ کر عطایا دیئے۔ جن کے نام بغرض دعا الفضل میں شائع کر دیئے گئے۔

تعمیر "سرائے حمد" کا الفضل میں پڑھ کر اندرون و بیرون پاکستان سے بعض دوستوں نے بوجہ اللہ بعض رقوم بھجوائی ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء اور بعض احباب نے استفسار فرمایا ہے کہ اس نیک کام کے لئے کتنا چندہ دیا جائے اور ادائیگی کی مدت کیا ہوگی۔ احقر نے اس سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہدایت لی تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ:

"دعائیہ فہرست کے لئے چندہ کم از کم ایک ہزار روپے ہو اور ادائیگی ایک سال میں ہو"

نیز حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ

"میرا چندہ پانچ ہزار لکھ لیں"۔

پس اس نوٹ کے ذریعہ احباب جماعت سے عرض ہے کہ ایسے تمام احباب جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے وسعت عطا فرمائی ہے) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے لئے تعمیر ہونے والے اس گیسٹ ہاؤس "سرائے حمد" کی تعمیر میں اپنی طرف سے اور زندہ یا وفات یافتہ کی طرف سے عطایا دے کر وقف جدید کی معاونت فرمائیں اور دعائیہ فہرست میں شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے توفیق عطا کرے آمین

(ناظم مال وقف جدید)

"اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے"

ہمیں نواز آباد فارم نزد میرپور خاص سندھ کے لئے ایک اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے کم از کم آئی کام ہونا ضروری ہے۔ عمر ۴۰ سال سے زیادہ نہ ہو۔ فارم پر رہائش کا انتظام ہوگا۔ معقول تنخواہ۔ خواہشمند حضرات اس پتہ پر لکھیں۔

جنرل منیجر معرفت شاہ نواز لمیٹڈ پوسٹ بکس ۴۷۶۶ کراچی

ٹائم ٹیلرز کالج روڈ ربوہ

آپ کے ذوق کے عین مطابق

سپیشلسٹ لیڈیز اینڈ جنٹس

عید کی بکنگ جاری ہے: